مدینۃ المسیح

حضرت امام کی طبیعت ابھی پورے طور پر درست نہیں۔ مگر عصر کے وقت درس قرآن شریف فرماتے ہیں۔ صاحبزادہ میرزا شریف احمد صاحب کوثر ناگ تشریف لے گئے تھے۔ پھر واپس ناسنور میں آ گئے ❖

۲۔ مسجد مبارک سے مسجد اقصیٰ تک رستہ نہایت ہی ناہموار اور خطرناک ہے۔ قدم قدم پر ٹھوکریں دینے والا۔ اگر قادیان کی کمیٹی اس کی طرف توجہ نہیں کرتی۔ اور صدر انجمن احمدیہ بھی اس بات کو غیر ضروری سمجھتی ہے تو احمدیہ پبلک ہی توجہ کرے۔ اور اپنے چندے سے اسے درست کر لے۔ گو کوئے حبیب کی ٹھوکر بھی مزا دیتی ہے مگر ہر ایک کو یہ معراج عشق نصیب نہیں

۳۔ بیچارے ریویو آف ریلیجنز کو بھی تین چار سال کے بعد یہ موقعہ نصیب ہوا ہے۔ کہ وہ اپنی ڈیوڈیٹ (یعنی مہینے کی بیس) پر شائع ہو۔ باوجود اپنا کاتب اپنا پریس اور روپیہ موجود ہونے کے ساٹھ روپیہ ماہوار پانیوالے مینیجر سے۔ ۴۸ صفحے کا رسالہ بھی وقت پر نہ نکل سکتا تھا ❖

جنگ یوروپ

بلجیموں نے دشمن کو مشرق کی طرف بھگا دیا ہے۔ اور اب ہیلٹ اور ریمیلیز کے درمیان کوئی جرمن رسالہ موجود نہیں ❖

لیج کے قلعوں میں کافی سامان موجود ہے ❖

فرانسیسی فوج کو بلجمی علاقہ میں لے جانے کا عمل مکمل ہو چکا ہے اور تمام فوج پیشقدمی کے لئے تیار ہے ❖

نیاسالینڈ (افریقہ) کے مسلح جہاز گونیڈوان نے جرمن مسلح جہاز دیشمان پر جو جھیل کے مشرقی کنارے پر تھا حملہ کر دیا جہاز گرفتار کر لیا گیا۔ اور انجن اور توپیں اس پر سے ہٹالی گئیں۔

لنڈن ۱۴۔ اگست۔ آسٹرین لائیڈ کمپنی کا جہاز "بیرن گاش" بحیرۂ ایڈریاٹک میں غرق ہو گیا۔ ایک سو پچاس آدمیوں کا پتہ نہیں چلا۔ خرابی کا سبب نا معلوم ہے۔ جرمنوں نے غلیسی میج پر قبضہ کر لیا ہے

بلجمی توپخانہ نے دلیسٹ (بلجیم) میں دو جرمن ہوا بازوں کو ہلاک کر دیا ❖

جرمن حملوں کا رخ لیج کے ان قلعوں کی طرف ہے۔ جو دریائے میوز کے بائیں کنارے پر ہیں نہ کہ دائیں کنارے پر ❖

فرانسیسی فوج بمقام شالی روئی بلجیم کے علاقہ میں داخل ہو گئی ہے۔ اور وہ پوری طاقت کے ساتھ جیمبلو (بلجیم) کی طرف بڑھ رہی ہے ❖

لنڈن ۱۵۔ اگست۔ پنجشنبہ کو ۴ لاکھ آسٹریوں نے سروی سرحد پر متفقہ حملہ کیا۔ اور وہ سخت لڑائی کے بعد پسپا ہو گئے۔ بہت نقصان ہوا تاہم دشمن (آسٹریا) دریائے سادا کو عبور کرنے میں کامیاب ہوا۔ اور اس نے شباز پر قبضہ کر لیا ❖

لنڈن ۱۵۔ اگست۔ آج غیر مضروب طلا کی مقدار ۲ لاکھ ۱۷ ہزار پونڈ تک پہنچ گئی ہے ❖

۴۔ مستری خانہ کی حالت قابل رحم ہو رہی ہے۔ سکرٹری صدر انجمن احمدیہ توجہ کریں۔ محکمہ تعمیر کے لئے الگ کمیٹی کا انتظام راس نہیں آیا۔ اسے بدلنا چاہیئے ❖

(باہتمام منشی غلام رسول مینیجر ضیاء الاسلام پریس حضرت صاحبزادہ میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب پرائیٹر و پبلشر و پرنٹر کے لئے شائع ہوا)

لنڈن ۱۵۔ اگست۔ زار روس نے پولینڈ کو حکومت خود اختیاری عطا کردی ہے ۔ اور وہاں عنقریب وائسرائے کا تقرر عمل میں آئیگا۔ دریائے نیسٹر کی جنگ میں روسی کامیاب ہوئے ہیں۔ آسٹریا کی چوتھی پیدل رجمنٹ اور اول رسالہ کا صفایا کردیا گیا ہے۔ روسیوں نے دریائے میمل کے کنارے پر مقام ٹلسٹ تک تمام ریلوی اور تار کی لائنیں تباہ کردی ہیں۔

آسٹرین لائیڈ کمپنی کا سٹیمر میرین ماڈ اسکندریہ کے قریب گرفتار کرکے حکام کے حوالہ کردیا گیا ہے۔

برطانیہ نے دار السلام کے بے تار پیام رسانی کے سٹیشن کو تباہ کردیا۔ اور نگرانی کرنیوالے جہاز کو غرق کردیا۔

جرمن متحدہ افواج (فرانس و بلجیم) کے بیسرہ کو گھیرے میں لینا چاہتے ہیں۔ توپخانہ نہایت خوبی سے کام کررہا ہے۔ مگر جرمنی کی پیدل رجمنٹیں سنگینوں کا جمکر مقابلہ نہیں کرتیں۔

لنڈن ۱۵۔ اگست۔ برطانوی تجارت کے لئے راستہ صاف ہوگیا ہے۔ اور بین الاقوامی تجارت سے جرمنی کا جھنڈا بالکل مفقود ہوگیا ہے۔

اور امید ہے۔ کہ ایک ہفتہ کے اندر جرمنی کی مشرقی سرحد کی طرف روس کی عظیم پیش قدمی عمل میں آئےگی۔ اگر اس وقت تک جرمنی نے فرانسیسی سپاہ کو کچل نہ ڈالا۔ تو اسے مغربی سپاہ کا کچھ حصہ واپس ہٹانا پڑیگا۔ یا روسی سپاہ کو کھلے بندوں جرمنی میں داخل ہونے کا موقعہ دینا پڑیگا۔

بلاشک و شبہ ٹرکی جرمن کروزروں اگیبن اور برسلا کے جرمن افسروں کی بجائے ان پر ترکی افسر اور ملاح متعین کررہی ہے ٹرکی نے ان جہازوں کو خرید لیا ہے۔

زار روس نے خود اختیاری حکومت کا جو اعلان کیا ہے اُس میں جرمن اور آسٹرین پولینڈ بھی شامل ہے۔

دنیٹ (بلجیم) میں اعلان کیا گیا ہے۔ کہ جرمن مقام ٹرل موشٹ اور مقام ایڈشاٹ کی طرف پیشقدمی کررہے ہیں۔

لنڈن ۱۶۔ اگست۔ فرانسیسیوں نے جمعہ کی شب کو سابرگ (جرمنی) اور لڈی ایل کے خط پر جارحانہ جنگ شروع کی۔

حلیف سلطنتیں (بلجیم۔ فرانس وغیرہ) ٹرکی سے "گیبن" اور "برسلا" کو غیر مسلح کرنے کا مطالبہ کریں گی۔ اُمید کیجاتی ہے۔ کہ ٹرکی اس مطالبہ کو پورا کریگا۔ یونان نے ترکی فوج کی اجتماع و آراستگی کی وجہ دریافت کی ہے۔ اور اگر جواب ناقابل اطمینان ہوا۔ تو یونان فوجی تیاری شروع کردیگا۔

لنڈن ۱۶۔ اگست۔ فرانسیسی محکمہ جنگ نے آجتک کی حالت کا حسب ذیل خلاصہ دیا ہے۔

"جرمنی کی اصل تجویز کہ نینسی کے قریب فرانس پر اور بلجیم سرحد پر ایک ہی وقت میں حملہ کیا جائے۔ ناکام رہا ہے۔ جس سے فرانسیسی فوج کی تیاری اور اجتماع بالکل مکمل ہوگیا ہے۔ ہم حلیف فوجوں کے شاندار اتحاد سے کام کررہے ہیں۔ روسیوں نے اپنی فوجی تیاری چابکدستی سے کی ہے۔ اور سروی ہرزیگوینا پر متصرف ہیں۔ اور اُن کی وجہ سے آسٹریا الساس کی طرف فوج بھیجنے میں تامل کریگا"۔

فرانسیسی ہوائی جہاز میز (جرمنی) پر اڑے۔ اور انھوں نے جرمن زپلن جہازوں کے شیڈ پر گولے برسائے۔

دی نیت (بلجیم) میں توپخانہ کی لڑائی ہوئی۔ اور فرانسیسیوں نے جرمنوں کو شہر سے نکال دیا۔

روسیوں نے آسٹریوں کو کیس اور اُس کے نواح خالی کرنے پر مجبور کیا۔ روسی رسالہ جرمن سرحد کی طرف بڑھ رہا ہے۔

مکسیکو کا نیا پریذیڈنٹ جنرل کرنزا شہر مکسیلو میں داخل ہوگیا ہے۔

طلباء ہائی سکول کو ضروری اطلاع

تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان ۱۲۔ ستمبر کو کھلیگا۔ اس لئے جو طلباء ہائی سکول رعائتی کرایہ ریل سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں۔ بشرطیکہ اُن کی تعداد چار سے کم نہ ہو۔ اور وہ ایک سٹیشن سے سوار ہونے والے ہوں۔ وہ اپنے نام بمعہ سٹیشن روانگی اور تعداد لکھ کر بہت جلد ۲۵ اگست تک ہیڈ ماسٹر صاحب کو بھیجدیں۔ تاکہ ان کے لئے کنسیشن کا انتظام کرایا جاوے۔

محاسب کی ضروری اطلاع

چونکہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کا مالی سال ۳۰ ستمبر کو ختم ہوجاتا ہے۔ اور اس میں ہر ایک قسم کا حساب کتاب بند ہوکر اکتوبر سے ازسرنو حساب شروع ہوتا ہے۔ اس لئے جملہ احباب کی خدمت میں اطلاع کی جاتی ہے۔ کہ ہر ایک انجمن کا جسقدر چندہ ۳۰۔ ستمبر ۱۹۱۴ء کو یا اس سے پہلے یہاں پہنچ جائیگا وہ سال ۱۳-۱۹۱۴ء میں شمار ہوسکیگا۔ جو بعد میں وصول ہوگا۔ وہ سال آئندہ میں ڈالا جائیگا۔ لہذا احباب ہر ایک قسم کے چندے جو فراہم شدہ ہیں۔ ۳۰۔ ستمبر تک یا اس سے پہلے پہلے ارسال کرنے کی سعی فرمادیں۔ تا رقم مذکور سال رواں میں شمار ہوسکے۔

والسلام (خلیفہ رشید الدین۔ محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان)

الحکم کے قیمتی مشورے

۱۴۔ اگست کے الحکم میں بعض اچھے مشورے دئے گئے ہیں۔ جن کی طرف قوم کی توجہ درکار ہے۔

اوّل۔ سالانہ جلسہ کے لئے ابھی سے تیاری چاہیئے۔ دس ہزار والنٹیر پانچ پانچ سو دینے والے ہوں۔ ضلع گورداسپور کی انجمن ہزار نقد پیش کرے۔ کوئی بڑی بات تو نہیں۔

دوم۔ احمدیہ کانفرنس کو زندہ اور متحرک جسم بناؤ۔ قومی تحریکات کا فیصلہ اس کے ذریعہ کرکے حضور امام میں پیش کرو۔

سوم۔ اولڈ بوائے ایسوسی ایشن قایم اور ضرور قایم ہو۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول کے پرانے طلباء کی فہرست طیار ہو۔ ان سے ایک ایک ماہ کی آمدنی لی جائے۔ انہیں سالانہ ڈنر پر بلایا جائے۔

الحق دھلی

۱۴ اگست کا نمبر بھی قابل دید ہے۔ ہر سالانہ پر احباب ضرور خریدار بنیں۔ "الحق" نے اپنی کتب میں بھی بہت رعائت کردی ہے۔ اس سے فائدہ اٹھایا جاوے۔

بھیرہ میں تبلیغ

آج بفضل خدا محمد ابراہیم صاحب بھیروی نے جو اسلامیہ کالج لاہور کے طالب علم ہیں۔ اور مولوی محمد علی صاحب کے بہت زیر اثر تھے حضرت خلیفۃ ثانی کے ہاتھ پر بیعت کرلی ہے۔ خط لکھ دیا گیا ہے یہ نوجوان بھیرہ کے ایک مشہور و معروف بابو امام الدین صاحب احمدی کے برادر میاں سلام الدین احمدی کے صاحبزادہ ہیں۔ اس سے پہلے میاں محمد عبداللہ صاحب پراچہ کی بیعت کی خبر دے چکا ہوں جنھوں نے تاحال بیعت نہیں کی تھی۔ بہت سے غیر احمدیوں میں بھی تبلیغ جاری ہے۔ چند ایک غیر احمدیوں سے الگ بھی ہوچکے ہیں۔

(خاکسار قاضی فضل کریم از بھیرہ)

امیر قوم سے کیا مراد ہے

کیا پیغامی بتائیں گے۔ کہ مولوی محمد علی صاحب کونسی قوم کے امیر ہیں اگر اس سے مراد منکران خلافت ہیں۔ تو کیا پشاور کے منکر مولوی موصوف کو امیر مانتے ہیں۔ تو مولوی غلام حسن صاحب مرحوم کی تصدیق شائع کراؤ۔

کلام محمود حضرت صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب کے کلام کا مجموعہ نہائت عمدہ و اعلیٰ چھپائی و کاغذ قیمت ۴ر۔

نعمۃ الکمل حصہ دوم عاشقانہ ترانے مسیح موعود کی یادیں اور قوم کے موجودہ حالات کے اخبار اشعار میں اور مسائل دینیہ کا حل صرف ۲ر

(حضرت اقدس مسیح موعود کی تمام کتب دفتر الفضل سے طلب کرو)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان ۔ دار الامان ۔ ۲۰ ۔ اگست ۱۹۱۴ء

نور الدین اعظم کی ہتک کون کر رہا ہے

اللہ تعالےٰ نے ہمارے خلیفۂ وقت کو وہ قوت قدسیہ عطا کی ہے کہ اس کے عنید سے عنید دشمنوں کو بھی (جو ہر وقت اس کے حسد میں جلتے رہتے ہیں) اسی کے کاموں میں لگا دیا ہے۔ غور کرنے کی بات ہے کہ تین چار لاکھ فدا کاران ۔ ۔ جماعت احمدیہ وابستۂ دامن عاطفت خلافت حقہ ہیں۔ اور ہر ایک فرد کی خواہش ہے۔ کہ ہمارے محبوب و مطاع کا نوشتہ ہمارے پاس ہو۔ ایک شخص کس طرح ہر ایک کی خواہش کو پورا کر سکتا ہے۔ اب پیغام والوں کو خدا نے مجبور کیا ہے۔ کہ وہ اپنے خرچ پر حضرت مصلح موعود کی تحریرات کا عکس چھاپ چھاپ کر اس کو اپنے خرچ پر تقسیم کریں۔ فالحمد للہ علی ذالک۔ اس برگزیدۂ ربی کی تحریریں تو پاک ہیں۔ اور اسی لئے ہیں۔ کہ دنیا میں اشاعت پذیر ہوں۔ سو خدا کے زبردست نشان نے دشمنوں کو مجبور کیا ہے۔ کہ وہ اس کی اشاعت کریں۔ اس سے بڑھ کر کرامت اور کیا ہوگی۔ حال میں ایک فتویٰ کسی شخص نے پوچھا۔ کہ مولانا نور الدین کے مذہب کو حضرت مسیح موعود کے مذہب کے ساتھ کہاں تک تطابق ہے۔ اور آپ کو حضرت نور الدین کے مذہب کے ساتھ کہاں تک تعاق ہے۔ آپ نے جواب میں لکھا۔ کہ سوالات بے معنی ہیں ٭

کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت ابوبکر و عمر کی متابعت پر یہاں تک اعتماد تھا۔ کہ آپ نے فرمایا۔ یہ بات میں مانتا ہوں اور ابوبکر و عمر بھی مانتے ہیں۔ (حالانکہ وہ وہاں موجود نہ ہوتے) بایں ہمہ حضرت ابوبکر و عمر و عثمان کا بعض مسائل میں اختلاف بھی ہوتا۔ اس سے دو امر ثابت ہوگئے۔ ایک تو یہ کہ خلفاء کا آپس میں بعض مسائل میں اختلاف ہونا ممکن ہے۔ اور احادیث سے ثابت ہے۔ دوم یہ کہ ہو سکتا ہے۔ کہ ایک خلیفہ کو وہ بات نہ پہنچی ہو۔ یا فہم میں نہ آئی ہو۔ جو دوسرے کو اپنے مقتدا و نبی سے پہنچ گئی ہو یا فہم میں آگئی ہو ورنہ خلفاء میں باہم اختلاف فی المسائل کیوں ہوتا۔ اس کی مثال سن لیجئے ٭ صحیح مسلم میں ہے ٭

حدثنی عبد اللہ بن ہاشم العبدی قال نا یحییٰ عن شعبۃ قال حدثنی الحکم عن ذرعن سعید بن عبد الرحمٰن بن ابزی عن ابیہ ان رجلا اتی عمر فقال انی اجنبت فلم اجد ماء فقال لا تصل فقال عمار اما تذکر یا امیر المومنین اذ انا وانت فی سریۃ فاجتنبنا فلم نجد ماء فاما انت فلم تصل واما انا فتمعکت فی التراب وصلیت فقال النبی صلعم انما کان یکفیک ان تضرب بیدیک الارض ثم تنفخ ثم تمسح بھما وجھک وکفیک فقال عمر اتق اللہ یا عمار فقال ان شئت لم احدث بہ قال الحکم وحدثنیہ ابن ۔ ۔ ۔ عبد الرحمٰن ابن ابزی عن ابیہ مثل حدیث ذر قال وحدثنی سلمۃ عن ذر فی ھذا الاسناد الذی ذکر الحکم قال فقال عمر نولیک ما تولیت

یعنی حکم ذر سے انہوں نے سعید بن عبد الرحمٰن ابن ابزی سے اس نے اپنے باپ سے روایت کی ہے۔ کہ ایک شخص حضرت عمر بن خطاب کے پاس آیا۔ اس نے کہا میں جنبی ہوگیا۔ اور مجھے پانی نہ ملا۔ حضرت عمر نے فرمایا تجھے نماز نہیں پڑھنی چاہئے۔ اس پر حضرت عمار کہنے لگے۔ اے عمر کیا آپ کو یاد نہیں ہے کہ میں اور آپ دونوں ایک سریہ میں تھے۔ پس ہم دونوں جنب ہوگئے پس آپ نے تو نماز نہ پڑھی۔ مگر میں نے مٹی میں لیٹ کر اپنے بدن کو خاک آلودہ کر لیا۔ اور نماز پڑھلی۔ پس جناب رسالتمآب نے یہ بات سن کر مجھے فرمایا۔ تجھے صرف اسی قدر کافی تھا۔ کہ تو اپنے ہاتھوں کو زمین پر مار کر اور مٹی کو پھونک سے جھاڑ کر اپنے چہرہ کا اور دونوں ہاتھوں کا مسح کرے۔ یہ سن کر حضرت عمر نے فرمایا۔ ڈرائے عمار خدا سے۔ عمار نے کہا۔ کہ اگر آپ کی یہی منشاء ہے۔ تو میں یہ حدیث بیان نہ کیا کروں گا۔ حکم کہتا ہے۔ کہ اس سے سعید نے بھی اپنے باپ سے ذر کی حدیث کی مانند حدیث بیان کی۔ اور سلمہ نے انہی اسناد سے جو مذکور ہوئیں۔ ذر سے حدیث بیان کی۔ اور کہا کہ عمر نے عمار کو کہا۔ ہم تیری بات تجھے سونپتے ہیں۔ (دیکھو صحیح مسلم شرح نووی جلد ۱ صفحہ ۱۶۱ باب تیمم مطبوعہ احمد علی سہارنپوری)

پھر صحیح بخاری کے باب اذا خاف الجنب علےٰ نفسہ المرض میں بھی ذکر ہے۔ کہ عبد اللہ بن مسعود نے ایک شخص جنبی کو باوجود عذر نہ ملنے پانی کے تیمم کی اجازت نہ دی۔ اور جب ان کے ساتھی نے انہیں حدیث عمار یاد دلائی۔ تو انہوں نے کہا۔ حضرت عمر نے اس حدیث کو قبول نہیں کیا۔ حالانکہ اس حدیث پر جمہور اہل اسلام کا عمل ہے اور وہ جنبی ہونے کی حالت میں اگر پانی نہ پائیں تو تیمم کر کے نماز پڑھ لیتے ہیں ٭

اسی قسم کی کئی مثالیں ہیں۔ مثلاً یہ کہ ایک شخص حضرت عمر کے دروازے پر تین آوازیں دیکر واپس چلا گیا۔ پھر حضرت عمر نے اسے بلایا۔ اور ڈانٹا۔ کہ کیوں چلے گئے۔ تو اس نے حدیث سنائی۔ کہ تین آوازیں دے کر اگر جواب نہ پاؤ تو چلے جاؤ۔ یہ رسول اللہ کا حکم ہے۔ حضرت عمر نے پہلے نہ مانا۔ مگر جب شہادت پہنچی۔ تو مان لیا۔ کیا اب کہوگے۔ کہ ایسی معمولی بات بھی حضرت عمر کو معلوم نہ تھی۔

دوسرا جواب آپ نے یہ دیا۔ کہ اس قسم کے سوال بدقسمتی سے اہلحدیث کے مقابل میں اٹھایا کرتے ہیں۔ کہ جب کوئی صحیح حدیث سامنے پیش کی جائے۔ اور کوئی جواب نہ بن آسکے۔ تو کہہ دیتے ہیں۔ کیوں جی! ہمارے امام اعظم کو یہ حدیث نہ آتی تھی۔ یا وہ رسول اللہ کے حکم کے خلاف عمل کرتے رہے؟ کیا وہ گمراہ تھے؟ حالانکہ یہ عذر بالکل فضول ہے۔ پس اسی طرح ہم لوگوں کو اولاً حضرت مسیح موعود کا حکم دیکھنا چاہیئے۔ اگر اصل حکم مل جائے۔ تو پھر کسی اور کے فتوےٰ کی ضرورت نہیں۔ اور یہی مذہب حضرت خلیفۂ اول کا تھا۔ چنانچہ آپ نے لاہور کی احمدیہ بلڈنگس کی سابقہ مسجد میں جو اب ڈاکٹر محمد حسین شاہ صاحب کا پرائیویٹ ہال ہے۔ آپ نے تقریر فرمائی اور کہا۔

"سنو! تمہاری نزاعیں کس قسم کی ہیں۔ اول ان امور اور مسائل کے متعلق ہیں۔ جن کا فیصلہ حضرت صاحب نے کر دیا ہے۔ جو حضرت صاحب کے فیصلہ کے خلاف کرتا ہے وہ احمدی نہیں ٭"

پس جب حضرت اقدس کا فیصلہ ہو چکا۔ تو اس کے خلاف کرنے والا احمدی نہیں۔ اس پر کوئی شریر اگر یہ سوال اٹھائے۔ آیا حضرت خلیفۃ المسیح۔ مسیح موعود کے خلاف کرتے رہے۔ تو ہم وہی جواب دیں گے۔ جو تم کسی حنفی کے اس اعتراض کا جواب رسول اللہ کی صحیح حدیث کے مقابل میں دیا کرتے ہو۔ یا جو کسی خلیفۂ راشد کے ایسے فتوےٰ کا جواب دیا کرتے ہو۔ جو صریحاً صحیح حدیث یا قرآن مجید کی کسی آیت کے خلاف ہے۔ جیسا کہ مثال میں اوپر گذرا اور حضرت صاحبزادہ صاحب نے جواب دے بھی دیا ہے۔ کہ حضور کو یہ فتویٰ حضرت مسیح موعود کا معلوم نہ تھا۔ یہ کہنا کہ آپ اتنی مدت صحبت میں رہے اور ایسا موٹا مسئلہ معلوم نہ تھا۔ بالکل غلط ہے۔ دیکھو حضرت عمر نے کئی اوقات کسی صحابی کے یاد دلانے پر مسئلہ کا فیصلہ کیا۔ اور خود مانا کہ مجھے رسول اللہ صلعم کا یہ حکم معلوم نہ تھا۔ مہر کے مسئلہ میں ایک بڑھیا کے قول پر رجوع کیا۔ اور ایک بار فرمایا۔ لولا علی لہلک عمر اب کوئی کہے۔ کہ لو جی حضرت عمر جیسے جلیل القدر کو ایسا موٹا مسئلہ ہی معلوم نہ تھا۔ تو یہ بالکل غلط ہے۔ وفات مسیح جیسی موٹی بات

اور آیت قرآنی ما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل قرآن مجید میں موجود ہے۔ پر حضرت عمر فرماتے ہیں۔ یہ آیت میں نے آج سنی ہے تیمم کا حکم بیماری کا موجود اور پر حضرت عمر کو ایک صحابی یاد بھی دلاتا ہے کہ آپکے سامنے رسول اللہؐ نے ایسا حکم نہیں دیا۔ مگر آپ اس کے خلاف حکم دیتے رہے۔

پس فرمائیے۔ اب جو حضرت عمر کی اس مسئلہ میں اتباع نہیں کرتا۔ کیا وہ حضرت عمرؓ کی توہین کرتا ہے۔ اور کیا اب بھی کہو گے کہ کیا تیمم جیسا معمولی مسئلہ بھی حضرت عمر کو معلوم نہ تھا۔

پس اسی بناء پر ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ ایک مسئلہ خلیفہ اول کو معلوم نہ تھا۔ انہوں نے اصولاً ایک بات بتادی۔ کہ جو حضرت صاحب کے فیصلہ کے خلاف کرتا ہے۔ وہ احمدی نہیں۔ بس ہمارے لئے یہ کافی ہے۔

اب میں نماز کے لئے اصل فتویٰ پیش کرتا ہوں۔

"خدا نے مجھے اطلاع دی ہے۔ تمہارے پر حرام اور قطعی حرام ہے۔ کہ کسی مکفر اور مکذب یا متردد کے پیچھے نماز پڑھو" (اربعین تحفہ گولڑویہ)

اب بتاؤ! (۱) کیا یہ مسیح موعود کا حکم اجتہادی ہے۔ یا مبنی بر وحی الٰہی؟ (۲) آیا قطعی حرام فرمایا یا نہیں؟ (۳) آیا علاوہ مکفر و مکذب کے بہ حرف یا متردد کے پیچھے بھی منع فرمایا یا نہیں؟ اب تم بتاؤ۔ کہاں لکھا ہے۔ کہ یہ حکم مکفرین کے علاقہ کے واسطے ہے؟ کسی میں تو تمام جہان شامل ہے۔

یہ تو عام حکم ہے۔ اب اس کی جزئیات سنو!

عبداللہ صاحب عرب نے سوال کیا کہ میں اپنے ملک عرب میں جاتا ہوں۔ وہاں میں ان لوگوں کے پیچھے نماز پڑھوں یا نہ پڑھوں۔ فرمایا مصدقین کے سوا کسی کے پیچھے نماز نہ پڑھو"۔

اس کے بعد عرب صاحب نے کئی عذر کئے۔ ایک یہ کہ وہ لوگ حضور کے حالات سے واقف نہیں ہیں۔ اور ان کو تبلیغ نہیں ہوئی۔ فرمایا۔ پہلے ان کو تبلیغ کر دینا۔ پھر یا وہ مصدق ہو جائیں گے۔ یا مکذب"۔

اب بتاؤ! کونسا عذر باقی رہ گیا۔ پیر خان محمد عجب خان تحصیلدار نے پوچھا کہ بعض اوقات ایسے لوگوں سے ملنے کا اتفاق ہوتا ہے۔ جو اس سلسلہ سے اجنبی اور نا واقف ہوتے ہیں۔ ان کے پیچھے نماز پڑھ لیا کریں؟

فرمایا۔ × × × ان کے سامنے اپنے سلسلہ کو پیش کرکے دیکھ لیں۔ اگر تصدیق کریں۔ تو ان کے پیچھے نماز پڑھ لیا کرو۔ ورنہ ہرگز نہیں۔ اکیلے پڑھو۔

اب بتاؤ! کہ ایسا علاقہ جہاں حضورؑ کے نام تک سے لوگ ناواقف ہیں۔ وہاں کوئی کفر کا فتویٰ کیا دیگا۔ مگر مسیح موعود نے وہاں بھی نماز پڑھنے سے روک دیا۔ حج کے بارے میں سنو! حضور ارشاد کرتے ہیں۔

"حج میں بھی آدمی یہ التزام کر سکتا ہے۔ کہ اپنے جائے قیام پر نماز پڑھ لیوے اور کسی کے پیچھے نماز نہ پڑھے" (فتاویٰ احمدیہ صفحہ ۱ تا ۲)

اب ان صریح فیصلوں کے خلاف ہم کس طرح کریں جبکہ خلیفۂ اول کا بھی حکم ہے۔ جو حضرت صاحب کے فیصلہ کے خلاف کرتا ہے۔ وہ احمدی نہیں۔

باقی رہا یہ خود حضرت صاحبزادہ صاحب خانہ کعبہ میں غیر احمدی امام کے پیچھے نماز پڑھتے رہے ہیں۔ "یہ پڑھتے رہے" جو آپ نے فرمایا۔ میں اس پر زور سے کہتا ہوں۔

"لعنۃ اللہ علی الکاذبین"

آپ کہئے آمین ثم آمین۔ اصل بات صرف اتنی ہے جب آپ کعبہ گئے۔ حضرت خلیفہ اول کا حکم ہے۔ کہ نماز غیر احمدی کے پیچھے پڑھ لینا۔ تو آپ نے بوجہ ادب سمعاً و طاعۃً کہا۔ اور ایک نماز پڑھ لی۔ لیکن جب حقیقت کھل گئی۔ کہ حکم نہیں دیا۔ تو آپ نے کوئی نماز غیر احمدی کے پیچھے نہیں پڑھی۔ اور وہ بھی دہرالی۔ اس واقعہ کا ذکر حج سے واپس آکر آپ نے حضرت خلیفہ اول کے سامنے کیا تو آپ بہت خوش ہوئے۔ کیونکہ آپ نے کبھی کسی کو اجازت دی ہے۔ تو جان کے خوف اور فتنہ سے بچانے کے لئے۔ یہ تو تھا۔ تمہارے سوالوں کا جواب۔ اب میں آپ سے پوچھتا ہوں۔

(۱) کہ تم لوگ کہاں تک خلیفۃ المسیح کے تابع فرمان ہو۔ اور مسیح کے ساتھ حرکت نبض کی طرح چلنے والے انسان کی کیسی متابعت کرتے ہو؟

(۲) آیا حضرت خلیفہ اول کا یہ مذہب نہیں تھا۔ کہ مسیح موعود کے بعد سلسلہ خلفاء ہے۔ (ب) اور یہ کہ میں پہلا خلیفہ ہوں۔ (ج) اور یہ کہ میرے بعد بھی خلیفہ ہوگا۔ دیکھو تقریر لاہور مندرجہ بدر ۱۱ جولائی ۱۹۱۲ء۔ (د) اور یہ کہ خلیفہ صدر انجمن احمدیہ پر ہر طرح حاکم اور بااختیار ہے۔ جیسا کہ تم لوگوں نے اعلان بھی کیا ہے؟

اب بتا[illegible] عقیدہ پر قائم ہو۔ اور آیا تم اس عقیدہ کو گمراہی نہیں قرار دیتے ہو۔ اور کیا پیغام میں یہ نہیں لکھا گیا۔ کہ یہ سب کچھ ضلالت ہے۔ اور غلطی؟

(۲) پھر میں پوچھتا ہوں۔ کہ آیا خلیفہ اول نے وصیت نہیں کی تھی۔ کہ میرا جانشین ہو۔ اب تم نے اس کا جانشین جو اس جیسا صاحب اختیار ہو۔ نہ بنا کر بلکہ اس کے جانشین کا مقابلہ کرکے اس جلیل القدر انسان کی ہتک نہیں کی؟

(۳) پھر میں سوال کرتا ہوں۔ کہ آیا حضرت خلیفہ اول نے حضرت صاحبزادہ میرزا محمود احمد صاحب کو مصلح موعود نہیں لکھا؟ اور تم لوگوں نے اس کا انکار کرکے اور پیر منظور محمد صاحب کے رسالہ کی تردید شائع کرکے جس میں آپ کی تحریر کا عکس درج ہے۔ اس پاک انسان کی جو علم میں تقویٰ میں یکتائے زمان تھا۔ اور اسلام کے لئے اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے اپنی مثال آپ ہی تھا۔ ہتک نہیں کی؟؟

احکام عید وصدقہ عید الفطر

۱۔ یہ باتیں عید والے دن مسنون ہیں۔ (۱) صبح سویرے اٹھے۔ (۲) مسواک۔ (۳) غسل۔ (۴) عمدہ کپڑا۔ (۵) سر میں تیل کنگھی (۵) خوشبو لگائے (۶) عیدگاہ میں جائے۔ (۸) کچھ کھا کر جائے۔ رسول کریمؐ طاق کھجوریں کھا کر تشریف لے جاتے۔ (۹) جس راستے جائے۔ اس سے دوسری راہ آئے۔ (۱۰) تکبیر کہتا جائے۔ اللہ اکبر اللہ اکبر۔ لا الٰہ الا اللہ۔ اللہ اکبر وللہ الحمد۔ الحمد یا کلمہ شہادت بھی۔ (۱۱) نماز دو رکعت ہے۔ (۱۲) مستورات کا بھی عیدگاہ میں جانا امر مسنون ہے۔

۲۔ صدقۃ الفطر۔ اس لئے مشروع ہے۔ کہ عید کے دن مساکین کی امداد۔ اور روزہ رکھنے میں جو کچھ نقص رہ گئے ہیں۔ ان کا جبر ہو یہ صدقہ غلام۔ آزاد۔ مرد۔ عورت۔ چھوٹے بڑے۔ غنی، فقیر سب پر ہے۔ جو نماز پڑھنے سے پہلے ادا ہونا چاہیئے۔

جو اور اس قسم کا غلہ پورا صاع۔ اور گندم نصف صاع۔ یعنی دو مد۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے مد کے برابر۔ یہاں مد موجود ہے۔ ۱۔ چھٹانک غلہ اس میں آتا ہے۔ ہر مد کا صاع ہوتا ہے غلہ کے عوض نقدی بھی جا سکتی ہے۔

۳۔ اس نماز میں اذان و اقامت نہیں۔ اور اول و آخر کوئی اور نماز نہیں۔ طریق نماز یوں ہے۔ کہ تکبیر تحریمہ کہکر ہاتھ باندھ لے ثناء پڑھ کر پھر سات تکبیریں کہی جائیں۔ اللہ اکبر کے ساتھ ہر تکبیر پر ہاتھ کانوں تک لیجا کر کھلے چھوڑے جائیں۔ (بقیہ دیکھو صفحہ ۹)

حضرت صاحبزادہ اولوالعزم خلیفۃ المسیح والمہدی مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے فرمائے ہوئے درس قرآن شریف کے نوٹ

پارہ تیسواں ۳۰ - سُورۃ النّبا - رکوع اوّل

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

جس بات کا لوگوں کو یقین نہیں ہوتا۔ اس میں وہ بڑی بڑی باریکیاں چھانٹتے ہیں کوئی کچھ اعتراض کرتا ہے۔ اور کوئی کچھ۔ ایسے شخص اپنے اپنے ذہن اپنے اپنے خیال اور اپنے اپنے فہم اور عقل کے مطابق مختلف رائیں قائم کرتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض فتوحات کی نسبت اور آپکے مخالفین کی تباہیوں کی نسبت قرآن شریف میں مختلف جگہوں پر ذکر آیا ہے۔ چونکہ کفار کو ان باتوں کے پورا ہونے پر یقین نہیں تھا۔ اس لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت کوئی کہتا مجنون ہے۔ کوئی کہتا جھوٹ بولتا ہے۔ کوئی کہتا کاہن ہے۔ کچھ حساب لگا کر باتیں بتا دیتا ہے۔ کوئی کہتا کہ ہیئت دان ہے۔ ستاروں کے علم سے ایسی باتیں معلوم ہو جاتی ہیں۔ کوئی کہتا شاعر ہے۔ صرف اچھی باتیں ہی کرنی جانتا ہے۔ اس کی باتوں سے کوئی نتیجہ نہیں مرتب ہو گا۔ غرضیکہ عجیب عجیب قول بناتے تھے ❊

عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ ۚ عَنِ النَّبَاِ الْعَظِيْمِ ۙ الَّذِيْ هُمْ فِيْهِ مُخْتَلِفُوْنَ ۭ

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ یہ کس معاملہ کے متعلق گفتگو یا سوال کرتے ہیں۔ کیا تم جانتے ہو یہ تو ایک عظیم الشان واقعہ کی باتیں کرتے ہیں۔ کیوں اس کے متعلق باتیں کرتے ہیں۔ اسلئے کہ اس میں انہیں اختلاف ہے ❊

كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ۙ ثُمَّ كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ۝

یوں مختلف باتیں کرنے سے تو ان کو کچھ معلوم نہیں ہو گا۔ لیکن ضرور ضرور ان کو جلدی ہی علم ہو جائیگا۔ کہ اپنے رسول کی زبان سے جو کچھ اللہ تعالیٰ نے کہلوا دیا ہے وہ پورا ہو کر رہیگا۔ اور اگر یہ کہیں کہ کب پورا ہو گا۔ تو ان کو کہدو کہ جلدی ہی پورا ہو جائے گا ❊

سیعلمون - جلدی جان لیں گے ❊

اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِهٰدًا ۙ وَّالْجِبَالَ اَوْتَادًا ۙ

کیا یہ بات ٹھیک نہیں کہ ہم نے ان کے لئے زمین کو بچھونا بنایا۔ ہم نے پہاڑ بنائے میخوں کے طور پر۔ میخیں مضبوطی کیلئے گاڑی جاتی ہیں۔ اسی طرح پہاڑوں سے بھی زمین کی حفاظت ہوتی ہے۔ کیونکہ پھوٹنے والے موادوں سے پہاڑ بنکر زلزلوں میں کمی آجاتی ہے۔ یا پہاڑ میخوں کی طرح ہیں سے یہ مراد ہے کہ انکے ذریعہ سے بارشیں ہوتی ہیں اور دریاؤں کو پانی بہم پہنچاتے ہیں۔ اور اس طرح انسان کی حفاظت کا باعث ہے ❊

وَّخَلَقْنٰكُمْ اَزْوَاجًا ۙ وَّجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا ۙ

اور ہم نے تم کو مرد عورت پیدا کیا۔ اور تمہاری نیند کو تمہارے لئے بڑے آرام کا باعث بنایا سبات۔ اس حالت کو کہتے ہیں کہ جس میں حرکات تو زائل ہو جاتی ہیں۔ لیکن رُوح اس کے اندر رہے۔ ثبات۔ راحت آرام۔ نیند

وَّجَعَلْنَا الَّيْلَ لِبَاسًا ۙ وَّجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا ۪

اور رات کو ہم نے تمہارے لئے پردہ بنایا اور دن کو معاش کے لئے۔ انسان دن کو کام کاج کرتا ہے۔ لیکن اگر رات کو وہ نہ سوئے تو دوسرے دن کام کرنے کے قابل نہیں رہتا۔ اس لئے جب سو کر اُٹھتا ہے تو تازہ دم ہو جاتا ہے۔ جعلنا الیل لباسًا۔ رات کو بڑی بڑی پردہ پوشیوں کا باعث بنایا ایک تو یہی پردہ پوشی ہے۔ کہ رات انسان کی اصل کمزوری کو چھپا لیتی ہے۔ دن کا تھکا ہوا انسان رات کو آرام کر کے دوسرے دن لوگوں کے سامنے پھر پہلے کی طرح تر و تازہ نظر آتا ہے۔ اور اگر رات کو آرام نہ ملے تو سب طاقتیں زائل ہو جائیں پھر اور بہت سی کمزوریاں ہیں۔ جن کو رات ڈھانپ لیتی ہے۔ اور دن کو یہ اپنا کام کاج کر کے سامان زندگی پیدا کرتا ہے ❊

وَّبَنَيْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعًا شِدَادًا ۙ وَّجَعَلْنَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا ۙ

اور تمہارے اُوپر سات آسمان بنائے جن میں کوئی نقص نہیں اور بنایا ہم نے چمکتا ہوا روشن اور گرم سورج ❊

وَّاَنْزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرٰتِ مَآءً ثَجَّاجًا ۙ لِّنُخْرِجَ بِهٖ حَبًّا وَّنَبَاتًا ۙ وَّجَنّٰتٍ اَلْفَافًا ۙ

اور اُتارا ہم نے بادلوں سے پانی لگاتار بہنے والا۔ تاکہ اگائیں اس کے ذریعہ سے دانہ اور سبزہ اور باغ جو نہایت گھنے ہوں جن کی ٹہنیاں ایک دوسرے سے لپٹی ہوئی ہوں ❊

معصرات - ایسی بدلیاں جن سے ابھی پانی برسانہ ہو -

ثجاجًا - لگاتار بہنے والا - موسلا دھار ❊

یہ پیشگوئی ہے کہ ایک طرف تو اللہ تعالیٰ نے اپنے احسانات جتلائے ہیں کہ اگر یہ باتیں معلوم ہوتے ہوئے نبی کا انکار کرو گے۔ تو تمہیں سزا دی جاویگی اور دوسری طرف ساتھ ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ترقیات کی پیشگوئی فرما دی ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم معصرات تھے۔ آپ میں روحانی کلام بھرا ہوا تھا۔ جب آپ برسے تو اس کثرت سے برسے کہ تمام جہان کو سیراب کر دیا۔ اور اس روحانی بارش سے ایسے ایسے نفوس پیدا ہوئے۔ جنھوں نے اس فیض کو دنیا کے کونوں تک پہنچا دیا ❊

اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ كَانَ مِيْقَاتًا ۙ

اگر تم ان تمام چیزوں پر غور کرو۔ تو ضرور تمہیں معلوم ہو جائیگا کہ حق اور باطل کے فیصلے یا جدائی کا وقت ضرور مقرر ہے

يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَتَاْتُوْنَ اَفْوَاجًا ۙ

جس دن کہ صور میں آواز پھونکی جاویگی۔ پس تم سب فوج در فوج بھاگتے ہوئے آؤگے۔ جب مکہ فتح ہوا تو کفار وفد لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے کہ حضور معاف فرماویں ٭

وَّفُتِحَتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ اَبْوَابًا ۙ وَّسُيِّرَتِ الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا ۙ

آسمان کے دروازے کھولے جائیں گے یعنے عذاب آجائیگا۔ جس سے بڑے بڑے لوگ تباہ و برباد کئے جائینگے۔

سراب۔ خشک ریت۔ جو دھوپ میں بہتا ہوا پانی معلوم ہوتا ہے ٭

جس قدر زیادہ کسی انسان پر کوئی احسان کرتا ہے۔ اتنا ہی زیادہ اس کی شرارت کے وقت اس کو سزا دینے کا وہ مستحق ہوتا ہے۔ مثلاً ایک آدمی رستے میں چلتا ہوا کسی دوسرے مسافر کو کہے کہ میرا اسباب اُٹھالو اور وہ نہ اُٹھائے تو اسپر اس کو کوئی ناراضگی نہ ہوگی۔ لیکن اگر اس کے ساتھ ملازم ہو اور ملازم اسباب اٹھانے سے انکار کرے تو اسپر وہ بہت ناراض ہوگا۔ اور اس کو سزا دیگا۔ جرمانہ کریگا اور کہیگا کیوں تم نے میرا کہا نہیں مانا۔ اسی طرح والدین ہیں۔ اگر ان کی خدمت اولاد نہ کرے تو انہیں ناراضگی ہوتی ہے۔ اسی طرح میاں بیوی۔ بھائی بھائی۔ دوست آشنا کے تعلقات ہیں تو جس قدر کسی کا زیادہ حق ہوتا ہے وہ زیادہ احسان کرتا ہے۔ اسی قدر وہ خلاف مرضی بات کو دیکھ کر ناراض ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کفار کو فرماتا ہے کہ دیکھو ہم پر تم نے کتنے احسان کئے۔ پھر تم کس طرح یہ کہتے ہو ہم خواہ خدا کا انکار ہی کریں۔ اور اس کے رسول کو نہ مانیں تو ہمیں کوئی گرفتار نہیں کریگا۔ اور نہ ہمیں اس کے متعلق پوچھا جائیگا۔ لیکن یہ جھوٹ ہے۔ اسلئے کہ اگر تم ہمارے احسانات کے محتاج نہ ہوتے تب تو بات بھی تھی۔ لیکن ہم تو تمہاری پیدائش سے بھی پہلے کے تم پر احسان کر رہے ہیں (اس پیدائش سے پہلے نہ معلوم انسان کی خلقت کو اجزاء خدا تعالےٰ کے کن کن احسانوں اور نوازشوں سے پرورش پاتے ہیں) اور پھر تم کو پیدا کیا ہے۔ اسلئے تم یہ تو نہیں کہہ سکتے۔ کہ خدا نے ہمارے ساتھ کیا کیا ہے۔ جو سزا دیگا (آریوں نے جس قسم کا خدا تجویز کیا ہے وہ یہ بات کہہ سکتے ہیں مگر اسلام جس خدا کو پیش کرتا ہے۔ اس کے آگے ایسا کوئی نہیں کہہ سکتا۔ اسلام کا خدا وہ خدا ہے جس نے انسان کو پیدا کیا پھر اس کے آرام کے لئے ہر قسم کی چیزیں بنائیں تو کیا یہ عذاب دیئے بغیر چھوڑ دیگا۔ ہرگز نہیں)

اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا ۙ لِّلطّٰغِيْنَ مَاٰبًا ۙ لّٰبِثِيْنَ فِيْهَآ اَحْقَابًا ۚ

کفار کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ضرور تمہارے لئے دوزخ گھات لگائے ہوئے ہے۔ اور یہ جگہ شریروں کے لئے ہے جو کہ اس کے اندر مدتوں رہیں گے ٭

حُقُب۔ واحد ہے احقاب کا۔ حقب ایک برس کو بھی اور اسی برس یا اس سے کچھ زیادہ عرصے کو بھی کہتے ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ عذاب دنیا کے لئے ہے۔ کیونکہ مرنے کے بعد تو بڑے لمبے عرصے ہونگے ٭

لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا بَرْدًا وَّلَا شَرَابًا ۙ اِلَّا حَمِيْمًا وَّغَسَّاقًا ۙ

کفار نہ پائیں گے اس میں ٹھنڈک اور نہ پئیں گے مگر گرم پانی اور سخت بودار پانی۔ غساق بودار۔ نہایت سرد جو پیا نہ جائے۔

برد۔ کے معنے ہیں۔ سردی۔ نیند۔ آرام ٭

جَزَآءً وِّفَاقًا ۗ

یہ ہماری طرف سے کوئی ظلم نہیں بلکہ ان کے کئے کی پوری پوری جزا ہے۔

اِنَّهُمْ كَانُوْا لَا يَرْجُوْنَ حِسَابًا ۙ وَّكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا كِذَّابًا ۗ

یہ سزا ان کو اس لئے ہے کہ ان کو یقین نہ تھا کہ کبھی حساب بھی لیا جائیگا۔ اور کہتے تھے کہ ہمیں گناہوں کے متعلق کوئی نہیں پوچھے گا اور انہوں نے جھٹلایا تھا۔ اللہ کی نشانیوں کو۔ بس یہی وجہ ان کے عذاب کی ہے ٭

وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ كِتٰبًا ۙ فَذُوْقُوْا فَلَنْ نَّزِيْدَكُمْ اِلَّا عَذَابًا ۧ

اور ہم نے تو ہر ایک شے کو گن چھوڑا ہے اپنی حفاظت میں۔ یعنی کوئی چیز علم الٰہی سے باہر نہیں۔ ہر ایک چیز گنی ہوئی اور حفاظت الٰہی میں ہے۔

پس کافروں کو کہا جائیگا کہ چکھو عذاب۔ اب تمہیں عذاب میں ہی ترقی ہوگی اور سکھ نہیں ہوگا۔ مطلب یہ کہ۔ اب جتنی کوشش تم عذاب سے نکلنے کی کروگے۔ اتنے ہی زیادہ مغلوب اور ذلیل ہوتے رہوگے ٭

سورۃ النبأ۔ رکوع دوم

(یکم جون ۱۹۱۴ء)

اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ مَفَازًا ۙ

متقی انسان کبھی دنیا میں ناکام نہیں ہوتا۔ لوگوں کو قرآن شریف میں یہ مسئلہ بار بار پڑھ کر دھوکا لگا ہے کہ بہت لوگ متقی۔ اولیا۔ مجدد۔ امور ایسے گذرے ہیں جن کو حکومت نہیں ملی۔ اور وہ دوسروں کے ماتحت رہے ہیں۔ حتیٰ کہ غیر مذاہب کی حکومتوں کے ماتحت رہے ہیں۔ تو پھر اس آیت کے کیا معنے ہوئے۔ کیونکہ ایسے لوگوں کو تو کامیابی نہیں ہوئی اسلئے کس طرح انہیں مظفر و منصور اور کامیاب کہا جا سکتا ہے لیکن انکو اس آیت کے سمجھنے میں غلط فہمی ہوئی ہے۔ اور انھوں نے کامیاب اور مظفر و منصور ہونے کے معنے نہیں سمجھے ہمیشہ وہی انسان ناکام سمجھا جاتا ہے۔ جو کوئی کام شروع کرے اور اسمیں ناکام رہے

مثلاً ایک انسان قانون کا امتحان ہی نہ دے اور کوئی کہے کہ یہ قانون میں فیل ہو گیا ہے تو یہ کبھی درست نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اس نے تو قانون کا امتحان ہی نہیں دیا۔ پھر اگر کسی شخص کے متعلق کہا جائے کہ وہ کامیاب ہو گیا یا پاس ہو گیا تو اس کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ وہ دنیا کے سب امتحانوں میں کامیاب ہو گیا ہے۔ بلکہ یہ کہ جس امتحان میں وہ بیٹھا ہے اس میں کامیاب ہو گیا ہے۔ تو اس آیت کے یہ معنے ہیں کہ متقی جس کام میں لگیں گے اس میں وہ کامیاب ہو جاتے ہیں۔ اگر دشمن تلوار سے ان کا مقابلہ کرتا ہے تو وہ تلوار سے غالب آ جاتے ہیں اور اگر قلم سے مقابلہ کرتا ہے تو قلم سے شکست دیتے ہیں۔ اور اگر زبان سے مقابلہ کرتا ہے تو زبان سے کامیاب ہو جاتے ہیں۔ اسلئے ان کی کامیابی انکے کام کی نوعیت کے لحاظ سے ہوتی ہے۔ اگر کوئی ایسا بزرگ ہے۔ جس کو مجبوری کی وجہ سے تلوار اٹھانی پڑی ہے تو اس آیت کے یہی معنے ہیں کہ اس کو تلوار سے کامیابی ہوتی ہے۔ اور اگر اس کو لوگوں نے زبانی کوششوں سے مٹانا چاہا ہے تو اس آیت کے یہ معنے ہیں کہ اس کو زبان سے غلبہ ہوا ہے۔ اور اگر اس کے مقابلہ میں قلم اٹھائی گئی ہے تو اس آیت کے یہ معنی ہیں کہ اس کو قلم سے فتح حاصل ہوئی ہے۔ چنانچہ کل انبیاء کو دیکھو۔ یہی بات ان کی کامیابی میں نظر آئے گی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مقابلہ کے لئے ایک بادشاہ کھڑا ہوا جس نے ان کو حکومت کے زور سے مٹانا چاہا۔ اس لئے اس کی حکومت کو خدا تعالیٰ نے تباہ کر دیا۔ اور موسیٰ علیہ السلام کو کامیاب کر دیا۔ پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تلوار اٹھائی گئی۔ اور آپ کا مقابلہ حکومتوں نے کیا۔ اس لئے یہ حکومتیں ذلیل وخوار کر دی گئیں۔ لیکن جب حکومت مقابلہ نہیں کرتی۔ اور لوگ زبانی دلائل سے مقابلہ کرتے ہیں۔ تو انبیاء کو دلائل کے ذریعہ کامیابی ہوتی ہے۔ حضرت مسیح کو لوگوں نے دھوکہ دے کر ذلیل کرنا چاہا۔ مگر خدا نے آپ کو ہی کامیابی عطاء کی۔ اور دھوکہ دینے والے خود ذلیل ہو گئے۔ ہمارے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا لوگوں نے زبان سے اور قلم سے مقابلہ کیا۔ اس لئے اسی رنگ میں ان کو شکست ہوئی اگر ان کا مقابلہ کوئی تلوار سے کرتا تو خدا تلوار سے کامیابی عطاء فرماتا۔

بہت دفعہ ایسا ہوا ہے کہ بعض لوگوں نے حضرت مسیح موعود کی نسبت اپنے گاؤں اور دیہات میں واپس جا کر کچھ الزام لگا دئے۔ مثلاً یہ کہ ہم ان کو دیکھ آئے ہیں۔ ان کو تو (نعوذ باللہ) کوڑھ ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ کی قدرت ہے کہ ایسا کہنے والے خود اسی مرض میں مبتلا ہوئے۔ غرضیکہ جس رنگ میں آپ کا مقابلہ کسی نے کیا ہے اسی رنگ میں اس کو شکست ہوئی ہے ٭

متقی کبھی اور کسی رنگ میں ناکام نہیں ہوتا۔ لیکن متقی بننا بڑا مشکل کام ہے۔ بعض لوگ چند دن نمازیں سنوار کر پڑھتے ہیں تو پھر آسمان کی طرف ٹکٹکی لگا کر بیٹھ جاتے ہیں کہ اب خدا ہم پر وحی نازل کریگا۔ مجھے ایک بزرگ کی اتقا کی تعریف جو کہ اس نے کی ہے بہت پسند آتی ہے وہ کہتے ہیں کہ دنیا میں بہت سی چیزیں انسان کے لئے لالچ اور حرص کا باعث ہوتی ہیں۔ جو کہ کانٹوں کی طرح پھیلی ہوتی ہیں۔ تو جس طرح ایک لمبے کپڑوں والا گذرتے وقت اپنے کپڑوں کو سمیٹ کر گذرتا ہے۔ اسی طرح انسان کو چاہیئے کہ دنیا کی لالچوں اور حرصوں سے سمٹ کر نکل جائے۔ تو تقوے کوئی ایک دو دن کا کام نہیں۔ بلکہ بہت توجہ اور کوشش چاہتا ہے۔ اسلئے انسان کو چاہیئے کہ تمام عمر اس پر کاربند رہے ٭

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ متقی ہو جاؤ۔ تو پھر تم کو ضرور کامیابی ہوگی۔ ادھر کفار کی نسبت تو خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ عذاب دئے جائینگے۔ اور اُدھر متقیوں کے لئے فرمایا۔ کہ کامیاب ہو جائیں گے ٭

حَدَآئِقَ وَاَعْنَابًا ۙ وَّكَوَاعِبَ اَتْرَابًا ۙ وَّكَاْسًا دِهَاقًا ۙ

اُن کے لئے باغات ہیں اور انگور ہیں۔ اور نوجوان اور ہم عمر بیویاں ہیں اور پیالے جو بھرے ہوئے ہیں۔ جس طرح انھوں نے خدا کی محبت کے بھرے ہوئے پیالے پیئے ہیں۔ اسی طرح انکو سب کچھ وافر اور کثرت سے دیا جائیگا ٭

لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا كِذّٰبًا ۚ

ان جنات میں مومنوں کی دو خصلتیں خاص طور پر ظاہر ہونگی۔ (۱) اوّل یہ کہ بیہودہ باتیں نہیں کرینگے (۲) نہ ایک دوسرے کو جھوٹا قرار دینگے ٭

متقیوں کے لئے اللہ تعالیٰ دو انعام بیان فرماتا ہے۔ اوّل یہ کہ جب وہ ترقی کر کے آرام و آسایش میں ہو جائیں گے۔ تو وہ لغو کاموں میں نہیں پڑینگے بہت لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ جب ان کو دولت ملتی ہے تو وہ گندی ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ متقی بیہودہ باتیں سننے کے عادی نہیں ہوتے یہ مومن کا کام نہیں کہ لغو کاموں میں وقت ضائع کرے۔ اگر کسی کا بیٹا یا بیوی یا اور کوئی رشتہ دار بیمار ہو یا کسی مقدمہ میں یا اور کسی مصیبت میں مبتلا ہو۔ تو کیا ممکن ہے کہ وہ تماشا دیکھتا پھرے گا۔ ہم احمدیوں کے لئے بڑے بڑے کام ہیں۔ ہم بہت تھوڑے اور کمزور ہیں۔ لیکن ساری دنیا کو فتح کرنے کے ارادے ہیں ایسے وقت میں جو لغو کاموں کو نہیں چھوڑتا۔ اس کو نہ کام ہی معلوم ہے جو اس نے کرنا ہے۔ اور نہ وہ اپنے فرض کو جانتا ہے ٭

(۲) دوسرا انعام متقیوں پر یہ ہوتا ہے کہ انکے اخلاق ایسے ہوتے ہیں کہ وہ ایک دوسرے کو جھٹلاتے نہیں ٭

جَزَآءً مِّنْ رَّبِّكَ عَطَآءً حِسَابًا ۙ

یہ بدلہ تیرے رب کی طرف سے ان کو ملیگا۔ جو کافی ہو گا یعنے ان کی سب ضروریات کو پورا کرنے والا ہو گا یا یہ کہ یہ بدلہ انکے اعمال کے موافق ملیگا ٭

رَّبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الرَّحْمٰنِ

اور کیوں یہ بدلہ کافی نہ ہو گا۔ جبکہ یہ آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کے رب کی طرف سے ہے اور پھر جو رحمٰن ہے ٭

لَا يَمْلِكُوْنَ مِنْهُ خِطَابًا ۚ

وہ ایسی طاقت والا ہے، کہ کوئی شخص اس سے ایک بات کرنے کی بھی طاقت نہ رکھیگا ٭

يَوْمَ يَقُوْمُ الرُّوْحُ وَالْمَلٰٓئِكَةُ صَفًّا ط

جس دن ارواح اور فرشتے کھڑے ہوں گے۔ اللہ کے سامنے صف باندھ کر روح - کلام کو کہتے ہیں۔ نفس کو بھی رُوح کہتے ہیں۔ کلام لانیوالے ملائکہ اور وہ انسان جو آگے لوگوں کو پہنچائے۔ ان کو بھی رُوح کہتے ہیں ۞

لَا يَتَكَلَّمُوْنَ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَقَالَ صَوَابًا ۝

اللہ تعالیٰ فرماتاہے کہ جس دن یہ سامنے کھڑے ہونگے تو اس دن کوئی کلام نہیں کرسکیگا اللہ سے مگر جس کو رحمٰن حکم دیگا۔ یعنی یہ اجازت کسی حق کے طور پر نہیں ملیگی بلکہ فضل سے ہوگی۔ اور وہ جھوٹ نہیں بولیگا بلکہ سچی باتیں کریگا ۞

ذٰلِكَ الْيَوْمُ الْحَقُّ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ مَاٰبًا ۝ اِنَّآ اَنْذَرْنٰكُمْ عَذَابًا قَرِيْبًا ۚ

یہ دن ضرور آکر رہیگا۔ جس کی مرضی ہے وہ اپنے رب کے قرب میں جگہ بنائے۔ اس آنے والے عذاب کے ثبوت کے طور پر ہم نے تم کو ایک قریب عذاب کی بھی خبر دی ہے اگر وہ آگیا تو مرنیکے بعد کے عذاب کے وقوع میں بھی کوئی شک نہ رہیگا۔ یعنی مُسلمانوں اور کفار کا مقابلہ ہوگا۔ اور مسلمان کامیاب ہونگے ۞

يَوْمَ يَنْظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ يَدٰهُ وَيَقُوْلُ الْكٰفِرُ يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ تُرٰبًا ۚ

وہ دن ایسا ہوگا کہ جو کچھ کسی نے آگے بھیجا ہوا ہوگا۔ اس کو دیکھ لیگا۔ یعنی اس کا نتیجہ بھگت لیگا۔ اُسدن مومن نہیں کہے گا کہ کاش! مَیں مٹی ہوتا۔ کیونکہ وہ تو تب کہتا جبکہ جو کچھ اس نے اعمال کئے تھے وہ ضائع ہو جاتے۔ اور اس کا کوئی نتیجہ نہ نکلتا۔ مؤمن کو تو اس دن انعام ملینگے اس لئے وہ تو خدا تعالیٰ کا شکر ادا کریگا۔ مگر کافر کہیگا کہ کاش کہ میں مٹی ہوتا۔ کیونکہ اس کو اس دن عذاب ہوگا۔ بہت لوگ عذاب کے وقت کہتے ہیں کہ ہائے میں مرجاتا یا میں ہوتا ہی نہ۔ لیکن دانا آدمی وہی ہے جو مُصیبت کے آنے سے پہلے اس کا علاج کرے ۞

پارہ تیسواں ۔ سورۃ النزعٰت رکوع اوّل

(مورخہ ۲ - جون ۱۹۱۴ء)

کروڑوں انسان اس زمین پر بستے ہیں۔ اور ایک کے اعمال دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں اگر انسان اپنے ذہن میں بنی نوع انسان کے اعمال کا نقشہ کھینچے۔ تو عجیب نظارہ سامنے آجاتا ہے۔ کوئی بدی میں ترقی کر رہا ہے تو کوئی نیکی میں۔ کسی سے عمدہ سے عمدہ اعمال سرزد ہو رہے ہیں تو کسی سے گندے سے گندے اعمال سرزد ہو رہے ہیں یا کوئی نیکی میں بہت بڑھ گیا ہے۔ تو کوئی شرارت میں۔ کوئی کفر میں زیادہ بڑھ گیا ہے۔ تو کوئی ایمان میں۔ کوئی اعلےٰ سے اعلےٰ اخلاق رکھتا ہے۔ تو کوئی گندے سے گندے اخلاق والا ہے۔ کسی میں شکر کا مادہ ہے تو کوئی کفران نعمت میں حد سے بڑھا ہوا ہے کوئی ایسا ہے جو اپنے آپ کو کسی کے مقابلہ میں کچھ بھی نہیں سمجھتا۔ تو کوئی ایسا ہے جس کو شوق ہے کہ میں سب سے بڑا بن جاؤں۔ کوئی ایسا ہوتا ہے جس کو شوق ہوتا ہے کہ میں دنیا میں لوگوں کو کچھ سکھاؤں۔ اور تعلیم دوں تو کوئی ایسا ہوتا ہے۔ جس کو کسی سے بات کرتے ہوئے بھی شرم آتی ہے۔ غرضیکہ اعمال۔ خیالات۔ خواہشات اور ارادوں میں کوئی ایک دوسرے سے متفق نہیں حتے کہ کوئی دو نبی بھی اس طرح آپس میں متفق نظر نہیں آتے۔ مگر باوجود اس اختلاف کے بنی نوع انسان میں ایک عظیم الشان مقابلہ جاری ہے۔ اور ہر ایک فرد اپنی قسم کے دوسرے افراد پر غلبہ پانا چاہتا ہے اور بڑھنا چاہتا ہے اور یہ مقابلہ ایسا ہے کہ مقابلہ کرنے والوں کو اس کا علم بھی نہیں۔ کہ ہم ہزاروں باتوں میں ہزاروں انسانوں سے مقابلہ کر رہے ہیں۔ کوئی مقابلہ کرنا چاہے یا نہ مقابلہ خود بخود ہو رہا ہے۔ ایک شخص رات کو اُٹھ کر نماز پڑھتا ہے۔ اس کو معلوم نہیں کہ اور بھی کوئی پڑھ رہا ہے۔ لیکن سینکڑوں ایسے انسان ہوتے ہیں۔ جو اسی وقت نماز پڑھ رہے ہیں۔ ان تمام کی نمازوں میں تفاوت ہوتا ہے۔ کسی کا اخلاص بہت بڑھا ہوا ہے۔ کسی کا اس سے کم ہے۔ کوئی تو مسجد میں نماز پڑھ رہا ہوگا کہ لوگ دیکھیں اور کہیں کہ بڑا صوفی ہے۔ لیکن کوئی گھر کے کسی کونے میں چھپ کر نماز پڑھ رہا ہوگا۔ تاکہ کوئی دیکھ نہ لے تو ہر ایک انسان کے تقوےٰ۔ زہد۔ اتقا۔ خشیت اور پرہیزگاری میں فرق ہے۔ جتنا کوئی تضرع وزاری میں بڑھیگا۔ اُتنا ہی دوسرے کو شکست دیگا۔ جس قدر انسانوں کی خواہشات ارادوں اور پرہیزگاری میں اختلاف ہوتا ہے۔ اسی قدر خدا تعالیٰ کا سلوک ان سے جداگانہ ہوتا ہے۔

صوفیاء نے لکھا ہے کہ شیخ نہیں جانتا کہ میرا مُرید کس مقام پر ہے اور مُرید نہیں جانتا کہ شیخ کس مقام پر ہے۔ تو کیا اس سے زیادہ آپس میں کسی کا رُوحانی تعلق ہو سکتا ہے یہ بات کوئی بھی نہیں جان سکتا کہ کسی میں کس قدر ایمان ہے۔ لیکن ظاہری شواہد بتاتے ہیں کہ فلاں کا خدا تعالیٰ سے کس قدر تعلق ہے۔ ایک انسان ایسا ہوتا ہے جس کو دنیا پیستی رہتی ہے۔ لیکن خدا کی غیرت ہرگز جوش میں نہیں آتی۔ اور ایک ایسا انسان ہوتا ہے کہ اگر کوئی ایک لفظ بھی اس کے خلاف زبان سے نکالے تو اسپر تباہی آجاتی ہے۔ اس سے پتہ لگتا ہے کہ کسی کا خدا تعالیٰ سے کیا تعلق ہے۔ خدا اپنے نیک بندوں کے لئے بڑی بڑی غیرتیں دکھاتا ہے۔ شیعوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات اور صحابہ کرام پر گندے حملے کئے۔ جن کی پاداش میں ان میں اسقدر فسق و فجور پھیلا ہے کہ کسی اور فرقہ میں نہیں ہے۔ تمام بدکار عورتیں شیعہ کہلاتی ہیں۔ اور کنچنیاں اپنے آپ کو امام حسین رضؓ کی فدائی ظاہر کرتی ہیں۔ پھر متعہ کی خرابیاں ظاہر ہی ہیں۔ غرضیکہ ان میں بڑے بڑے گند پھیلے ہیں۔ جب سے یہ گروہ علیحدہ ہوا ہے۔ ان میں ایک بھی ولی نہیں ہوا۔ اور ایک بھی ایسا انسان نظر نہیں آتا جو شیعہ اعتقاد رکھتا ہوا ملہم ہو۔ یہ ان کے گند بکنے اور پاکوں پر الزام لگانے کا نتیجہ ہے ۞

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلّی علیٰ رسولہ الکریم

خطبہ جمعہ

جو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی نے ۱۴ اگست کو دیا

آپ نے سورہ بقرہ رکوع آٹھ و اذ قال موسیٰ لقومہ ان اللہ یأمرکم ان تذبحوا بقرۃ ط الاخر الرکوع پڑھ کر فرمایا۔ ایک ادب کا طریق اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے لئے بیان فرمایا ہے۔

انسان بہت سے سوال کر کے اپنے آپکو مشکل میں ڈال لیتا ہے یہاں فرمایا ہے۔ ایک گائے کے ذبح کرنے کا یہود کو حکم دیا گیا تھا انہوں نے بجائے اسکے کہ حکم کی تعمیل کرتے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کہا۔ کہ تم ہم سے ہنسی کرتے ہو۔ اور بات کو قہقہہ لگا کر ہنسی میں ٹال دیا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ ہنسی کرنا جاہلوں کا کام ہے کیا میں جاہل ہوں؟ انہوں نے کہا۔ پھر آپ بیان کریں۔ کہ گائے کیسی ہو۔ حضرت موسیٰ ع نے فرمایا۔ کہ درمیانہ عمر کی ہو۔ نہ بوڑھی ہو نہ بچہ۔ پھر انہوں نے سوال کیا۔ کہ اسکا رنگ کیسا ہو۔ حضرت موسیٰ ع نے فرمایا۔ اس کا رنگ نہایت عمدہ ہو۔ اور وہ خوبصورت گائے ہو۔ کہا کیسی گائے ہو۔ فرمایا۔ کہ وہ گائے کام میں نہیں لگائی گئی۔ بے داغ ہے نہ ہل چلاتی ہے۔ نہ کھیتی کو پانی پلاتی ہے۔ پھر انہوں نے اُسے ذبح کیا۔ لیکن عذر معذرت برابر کرتے رہے۔ اور مشکل سے اس حکم پر عمل کی توفیق ملی۔

مسلمانوں کو اس سے یہ بتلایا۔ کہ تمہارے لئے بھی احکام نازل ہوں گے۔ تم بہت سوال مت کیا کرنا۔ کہ جی یہ کام ہم کیونکر کریں اس میں کیا حکمت ہے۔ اور اس کے شرائط کیا کیا ہیں۔ یہ ایسا کیوں ہے۔ ایسا کیوں نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ جس بات کی ضرورت ہو گی۔ خود ظاہر کی جائیگی۔ تم اگر خود شرائط بڑھاؤ گے۔ اور سوال کرو گے۔ تو تم کو دقتوں کا سامنا ہو گا۔ اور تم مشکلات میں پڑ جاؤ گے۔

عبد اللہ بن عمرو ابن العاص رض بیان فرماتے ہیں۔ کہ میں دن کو روزہ رکھتا۔ اور رات کو قیام کیا کرتا تھا۔ نبی کریم صلعم نے یہ معلوم ہونے پر مجھے طلب فرمایا۔ اور فرمایا۔ کہ یہ طریق ٹھیک نہیں ہے ایک ماہ میں تین دن روزے رکھا کرو۔ اور پھر افطار کیا کرو۔ میں نے عرض کیا۔ میں اپنے اندر اس سے زیادہ طاقت پاتا ہوں۔ آپ نے فرمایا۔ پھر نبی اللہ داؤد کا روزہ رکھا کرو۔ وہ ایکدن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کیا کرتے تھے۔ میں نے عرض کیا۔ میں اپنے اندر اس سے زیادہ طاقت پاتا ہوں۔ آپ نے فرمایا نہیں! اس سے بہتر کوئی روزہ نہیں ہو سکتا۔ پھر جب بوڑھے ہو گئے۔ تو انکو طاقت نہ تھی۔ کہتے ہیں۔ پھر میں کہا کرتا تھا کاش میں نبی کریم صلعم کا حکم مان لیتا۔ اور سوال نہ کرتا۔ لیکن اب مجبور ہوں۔ کہ نبی کریم صلعم سے وعدہ کر چکا ہوں۔ اس لئے چھوڑ نہیں سکتا۔

جنگ احد میں جانے سے پہلے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خواب دیکھا۔ کہ ایک گائے ذبح کی گئی ہے۔ (یہاں بھی ان تذبحوا بقرۃ ہے) دوسرے یہ دیکھا۔ کہ میری تلوار میں کچھ نقص ہے۔ اور میں نے ایک مضبوط زرع پر ہاتھ رکھا ہے اس کی تعبیر آپ نے کی۔ کہ چند صحابہ مارے جائیں گے۔ اور جنگ میں کوئی میرا رشتہ دار بھی مارا جائیگا۔ اور وہ زرع مدینہ منورہ ہے۔ پھر آپ باہر تشریف لائے۔ اور صحابہ کو فرمایا۔ کہ میرا ارادہ ہے۔ کہ اندر بیٹھ کر ہی دشمن کا مقابلہ کریں نوجوان صحابہ نے یہ بات نہ مانی۔ اور عرض کیا۔ ہم باہر نکلکر لڑینگے کیونکہ لوگ ہمیں بزدل کہیں گے۔ آخر آپ صحابہ کے اصرار پر باہر نکلے۔ پھر صحابہ کو خیال آیا۔ کہ ہم نے آپ کو مجبور کیا ہے۔ ایسا نہ ہو اس کا کوئی بد نتیجہ نکلے۔ پھر آپس میں مشورہ کر کے نبی کریم صلعم کے حضور عرض کیا۔ کہ ہم نے حضور کو بہت زور دیا ہے۔ حضور اب واپس تشریف لے چلیں۔ آپ نے فرمایا۔ نبی ہتھیار باندھ کر نہیں رکھا کرتے۔ بالآخر نتیجہ یہ ہوا۔ کہ بہت سے صحابہ فتح ہونے کے بعد ذبح (شہید) ہوئے۔ اور نبی کریم صلعم کے رشتہ دار بھی شہید ہوئے۔ اگر شہر میں رہتے تو تیسری بات بھی پوری ہو جاتی۔

غرض بہت سوال پیش کرنے دکھ کا موجب ہوتے ہیں۔ جو شریعت کا حکم ہو۔ یا جو نبی حکم دے۔ وہ کرو۔ زائد بات مت طلب کرو کہ اسکا نتیجہ اچھا نہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا کہ آپ مانگ کر کسی عہدہ کو لینے والے کے سپرد کوئی عہدہ نہ کرتے کیونکہ آپ جانتے تھے۔ کہ اسے کبھی اس کو پورا کرنے کی توفیق نہیں ملے گی۔ آپ تو فطرت انسانی کا بڑا مطالعہ رکھنے والے تھے جو خدا تعالیٰ نے اجسے آسانی دے۔ وہ خود اپنے لئے کیوں تنگی اختیار کرے؟ دینے والا دیتا ہے۔ تم اس کے لینے سے کیوں انکار کرتے ہو؟ مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ نے سفر میں روزے نہ رکھنے اور نماز کے قصر کرنے کی اجازت دی۔ لیکن انہوں نے روزے رکھے اور نماز میں قصر نہ کی۔ بالآخر اس کا نتیجہ یہ نکلا۔ کہ ان کو مشکلات پڑ گئیں۔ اور سرے سے روزے اور نماز کو ہی ترک کر دیا۔ نہ گھر میں نہ باہر نماز پڑھی نہ روزے رکھے۔ یہ اجازت پر عمل نہ کرنے اور خود ساختہ شرائط پر چلنے کا نتیجہ ہے۔ شیطان کا کام ہوتا ہے۔ کہ جو کام (خواہ وہ کیسا اچھا ہو) وہ نہ کرے اُس کو کہہ دیتا ہے۔ کہ لغو ہے۔ اور اس کے نہ کرنے پر پھر فخر کرتا ہے۔ زائد باتوں کے لئے کبھی سوال مت کرو۔ ورنہ یہود جیسی حالت ہو جائیگی۔ صوفیاء نے لکھا ہے۔ کہ یہ ان کے لا انشاء اللہ" کہنے کا نتیجہ تھا۔ کہ ان کو توفیق ملی۔ ورنہ انہیں بالکل توفیق نہ ملتی۔

تم تو یاد رکھو۔ کہ دین کا کام ہو دنیا کا ہو۔ جتنا آسانی سے کر سکو کرو۔ شریعت کے حکم سے زائد حکم اپنے اوپر مت ڈالو۔ باہر ایک جگہ سے رپورٹ آئی۔ چندوں کے متعلق۔ کہ یہاں کے لوگ کیا کرتے ہیں۔ کہ چندے بہت بہت لکھواتے ہیں۔ پھر ایک دو ماہ ادا کیا اور بس۔ جب چھ ماہ گذر گئے۔ تو انکو اکٹھا کر کے کہا گیا۔ تو کہا اچھا۔ پچھلا تو جانے دو۔ اور اب آئندہ کے لئے لکھواؤ جب لکھوانے کا وقت آیا۔ تو کہا بھئی۔ خوب بڑے بڑے چندے لکھواؤ۔ تھوڑے نہیں لکھوانے چاہئیں۔ لیکن ادائیگی کے وقت پھر وہی حالت۔ حضرت عائشہ رض نبی کریم صلعم کی نسبت روایت کرتی ہیں۔ کہ آپ صلعم کو ہمیشہ وہی بات پسند تھی۔ جو تھوڑی ہو۔ لیکن اس میں دوام ہو۔ تو تم جو کام اپنے ذمہ لو۔ اتنا لو۔ جو آسانی سے کر سکو۔ اور اس میں دوام ہو۔ زیادہ کرو۔ تو تمہارے لئے زیادہ ثواب کا موجب ہو گا۔ اور اگر تم بہت بڑا کام اپنے ذمہ لو۔ یا ایک بڑے کام کا عہد کر لو۔ اور اسے کرو نہیں۔ تو یہ تمہارے لئے عذاب کا باعث ہو گا۔ اور تم الزام کے نیچے ہو۔

بقیہ از صفحہ ۴ ساتویں تکبیر پر ہاتھ باندھ لیں۔ دوسری رکعت بھی قبل قرأت پانچ تکبیریں کہیں۔ ماسوائے اس تکبیر کے جو سجدے سے اُٹھتے وقت کہی جاتی ہے۔ پانچویں تکبیر پر ہاتھ باندھیں بعد نماز خطبہ سب کو سننا چاہئیے۔ ایک ہی خطبہ ہے۔ بیٹھ کر پھر نہیں اُٹھتے۔

بچے بھی عیدگاہ میں جائیں۔

عید کی نماز باجماعت ایک ہے۔ کئی جماعتیں نہیں ہونی چاہئیں۔ اور عید کی نماز میں جمع ہونے کے لئے ڈونڈی پیٹنا ثابت نہیں۔ اور نہ نماز کے بعد مصافحہ و معانقہ امر مسنون ہے۔

یہ قصہ اللہ تعالےٰ نے لغو نہیں سنایا۔ یہ تمہیں عمل کے لئے سنایا ہے۔ جتنا تمہیں حکم ملے۔ وہ کرو۔ زائد سوال مت کرو۔ یہود کو حکم دیا تھا۔ کہ گائے ذبح کرو۔ انہیں چاہیئے تھا۔ کہ وہ ایک خوب موٹی تازی گائے لیکر ذبح کر دیتے۔ وہ ثواب کے مستحق ہوتے۔ لیکن انھوں نے خود اپنے اوپر قید بڑھائی۔ فرمایا۔ قریب تھا کہ وہ نکرتے۔

تو تم اپنے لئے سہولت اختیار کرو۔ اور جو کام تمہارے سپرد کیا گیا ہے اسے پوری طرح ادا کرو۔

دُعا اللہ تعالےٰ توفیق دے۔ کہ جو احکام ہمارے لئے مقرر ہیں۔ ہم انھیں پورا کریں۔ اور جو حکم دے گئے کریں اُس سے بڑھ کر اُن کا ایفاء کریں۔ آمین ثم آمین۔

دعوت الی الخیر

ولائیت میں تبلیغ اسلام

(چوہدری صاحب کا خط)

امامنا! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

برادرم عبد الرحمٰن صاحب قادیانی کے خط کے ذریعہ حضور کے رویاء صالحہ اور مشغولیت کا علم ہؤا۔ امید ہے کہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے یہ کتاب بابرکت ہوگی۔ میرا ایک اپنا رویاء ہے جو حضور کے رویاء سے بہت ملتا ہے۔ یہ میں نے ووکنگ حضرت مولانا خلیفۃ اول کے زمانہ میں دیکھا تھا۔ میں نے دیکھا۔ کہ ایک بڑی مجلس ہے۔ اور بہت سے لوگ جمع ہیں۔ اور حضرت مسیح موعودؑ کا ارادہ ہے کہ ان لوگوں میں تقریر فرمائیں۔ حضرت مسیح موعودؑ نے مجھے اور دو اور احمدیوں کو کسی مضمون پر قرآن شریف سے آیات نکالنے کے لئے حکم دیا۔ میں نے چند آیات قرآن شریف سے نکال کر حضور کی خدمت میں پیش کی ہیں۔ اور اُس کے بعد حضور تقریر کرنے کے لئے کھڑے ہوگئے ہیں۔ تقریر میں رُعب اور تاثیر ہے۔ اور اس سے لوگوں کے دلوں پر ایک ہیبت سی طاری ہو رہی ہے۔ ابھی تقریر ختم نہیں ہوئی تھی۔ کہ حاضرین میں سے ایک شخص کھڑا ہؤا۔ اور حضور کی خدمت میں ایک پونڈ پیش کیا۔ حضور نے وہ پونڈ لے لیا ہے۔ پونڈ لیتے ہی میں نے دیکھا۔ کہ مقرر حضرت صاحب نہیں ہیں۔ بلکہ کوئی اور شخص معمولی مولوی سا ہے تقریر میں معقولیت ویسی ہی موجود ہے۔ لیکن تاثیر بالکل اڑ گئی ہے۔ لوگ تقریر کو سنتے ہیں۔ اور معقولیت پر خوش بھی ہوتے ہیں۔ لیکن ان کے دلوں پر تقریر کا اثر بالکل نہیں ہے۔

اس کے بعد تقریر ختم ہوگئی۔ پھر میں نے دیکھا۔ کہ تین کرسیاں ہیں۔ ایک پر مولوی غلام رسول صاحب راجیکی۔ اور ایک پر میں خود بیٹھا ہوں۔ اور تیسری کرسی جو خالی پڑی تھی اُس پر وہ مقرر صاحب آکر بیٹھ گئے ہیں۔ میں نے اُن کی خدمت میں یہ الفاظ کہے ہیں۔ "مولوی صاحب! سکھوں کے مسلمان کرنے کی کوئی تجویز کرنی چاہیئے"۔ اس سے میں یہ نتیجہ نکالتا ہوں۔ کہ حضرت صاحب کے مرید جب تک اللہ تعالےٰ کے وعظ اور تقریریں کریں گے۔ اُن کی تقریروں میں الٰہی تاثیر اور روحانی فیض ہوگا۔ جو حضرت مسیح موعودؑ کی تقریروں میں ہؤا کرتا تھا۔ لیکن جب ان میں پیسہ کا خیال ہوگا۔ تو تاثیر اٹھ جائے گی۔ خواہ معقولیت موجود ہے۔ اس رویاء کے بعد میں نے بہت استغفار اور لاحول پڑھا۔ اللہ تعالےٰ اس باریک شرک سے محفوظ رکھے انسان کمزور ہے۔ اللہ تعالےٰ کے نور کے سوا گناہ نظر نہیں آتا۔

اِس ہفتہ دو نئے چرچوں کے جلسوں میں شامل ہونگا۔ بلکہ ملا ہے۔ اور ان کے بعض ممبروں سے لیکچروں کے لئے خط و کتابت کر رہا ہوں۔ Christion Science church. کے لوگوں کی یہ کوشش ہے۔ کہ بیماریوں کا علاج بغیر دوا محض توبہ اور دُعا کے ذریعہ سے کیا جائے۔ اور یہ لوگ ایک نبیہ عورت کو مانتے ہیں۔ جو قریباً قریباً ایک سو برس گذرا۔ انگلستان میں گذری ہے اس عورت کی بعض کتابیں قلمی ایک صندوق میں بند ہیں۔ اس کے متبعین کا خیال ہے۔ کہ اس بند صندوق میں دنیا کے آئندہ واقعات کے متعلق ذکر ہے۔ جو کہ ۱۹۲۳ء تک تمام پورے ہو جائیں گے۔ اور ان لوگوں کا دعوےٰ ہے۔ کہ وہ مسیح کی رسول تھی۔ ان کے ساتھ تعلق پیدا کرنے کی کوشش کر رہا ہوں۔ لیکن یہ نہائت متعصب عیسائی معلوم ہوتے ہیں۔ اس لئے امید بہت ہی کم ہے۔

اس کے علاوہ ایک اور چرچ ہے۔ جو اپنے آپ کو Faithisko کہتے ہیں۔ اور زوالشر کو اپنا نبی مانتے ہیں۔ ان لوگوں کا خیال ہے۔ کہ الہام جاری ہے۔ اور ہم فرشتوں اور روحوں سے ہمکلام ہوتے ہیں۔ ان کی مجلس میں بھی گیا اور ایک ملہم شخص نے میری متعلق بعض باتیں بیان کیں۔ جو بالکل غلط تھیں۔ میں خاموش ہو کر سنتا رہا۔ نہ میں نے اُس کی تصدیق۔ اور نہ تکذیب۔ یہ لوگ قریباً ۷۰ کے قریب مرد عورت ہیں۔ ان میں لیکچر دینے کیلئے خط و کتابت کر رہا ہوں۔ لیکچر الہام پر ہوگا۔ جو میں نے تیار بھی کر لیا ہے۔

مبلغ ۳۳ پونڈ اور ۶ شلنگ مجھے چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب کی معرفت پہنچ گئے ہیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ اس دفعہ جمعہ کے بعد میری ایک تقریر ہوگی۔ الہام پر۔ میں اس مضمون کو نہائت ضروری خیال کرتا ہوں۔ کیونکہ یہاں کے نئے اور پُرانے مسلمان قریباً تمام کے تمام الہام کو ایک قسم کا انسانی ملکہ ہی خیال کرتے ہیں۔ اس لئے اب کی جمعہ کی نماز کے بعد بھی اس مضمون پر بولنے کا خیال ہے اگر اللہ تعالےٰ توفیق دے۔ کیونکہ مضمون بہت مشکل اور متنازعہ فیہ ہے۔ اس لئے غلط فہمی سے بہت ڈرتا ہوں۔

ریویو کے نمبر جسقدر جلد ممکن ہوں۔ روانہ فرما دیں۔ اور فی الحال نمبروار کی بھی بیس کے قریب کاپیاں روانہ کر دینا۔ میری صحت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ لیکن آنکھوں کے لئے ابھی دعا کی بہت سخت ضرورت ہے۔ اب تین گھنٹہ کے قریب لکھنے اور پڑھنے کا کام کر سکتا ہوں۔ لیکن جب تک پوری صحت نہ ہو۔ پوری طاقت سے کام نہیں ہو سکتا۔ دوائی ابھی تک شروع ہے۔ امید ہے کہ اب میں فوکسٹن اور لورپول جانے کی کوشش کروں گا۔

(راقم فتح محمد سیال)

نومبائعین (۱) چراغدین صاحب موضع پادری۔ براہ گوجرانوالہ۔ (۲) سید پیر عبد اللہ شاہ صاحب سجادہ نشین کوٹ رادھا۔ ضلع لودہیانہ۔ (۳) الطاف حسین خانصاحب عرف چندا خانصاحب۔ محلہ چاہ ستی رام پور۔